۱۔ حمد

امیرؔ مینائی

پہلی بات : اچھی بات وہ ہے جو سلیقے سے کہی جائے اور بہترین بات وہ ہے جو خدائے برتر کے لیے کی جائے۔ عام طور پر شاعر اپنی شاعری کا آغاز اللہ کی تعریف، اس کی صفات کے بیان اور اس کے بارے میں گفتگو سے کرتا ہے۔ ایسی شاعری کو ’حمد‘ کہتے ہیں۔ اللہ خود بھی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے اس کی تعریف اور حمد و ثنا کریں۔

جان پہچان : امیرؔ مینائی کا اصل نام امیر احمد تھا۔ وہ ۲۱؍فروری ۱۸۲۹ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ امیرؔ مینائی نے یوں تو شاعری کی تمام اصناف میں طبع آزمائی کی لیکن غزل ان کا خاص میدان ہے۔ ان کی شاعری میں زبان کی صحت اور روزمرہ کا خصوصی اہتمام ملتا ہے۔ امیرؔ مینائی پہلے نواب واجد علی شاہ کے دربار سے وابستہ رہے۔ پھر رام پور سے جڑ گئے۔ آخری وقت میں وہ حیدرآباد چلے گئے تھے۔ ’امیر اللغات‘ ان کا اہم کارنامہ ہے۔ ان کی تصانیف میں ’مِراۃ الغیب، صنم خانۂ عشق (دیوان)، نورِ تجلّی‘ اور ’ابرِ کرم‘ (نعتیہ مثنویاں) شامل ہیں۔ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۰ء کو حیدرآباد میں ان کا انتقال ہوا۔

دوسرا کون ہے ، جہاں تو ہے
کون جانے تجھے ، کہاں تو ہے

لاکھ پردوں میں تو ہے بے پردہ
سو نشانوں میں بے نشاں تو ہے

تو ہے خلوت میں ، تو ہے جلوت میں
کہیں پنہاں کہیں عیاں تو ہے

نہیں تیرے سوا یہاں کوئی
میزباں تو ہے ، میہماں تو ہے

رنگ تیرا ، چمن میں بو تیری
خوب دیکھا تو باغباں تو ہے

نہ مکاں میں نہ لا مکاں میں کچھ
جلوہ فرما یہاں وہاں تو ہے

محرمِ راز تو بہت ہیں امیرؔ
جس کو کہتے ہیں رازداں تو ہے

خلاصہ : اللہ تعالیٰ کی شان کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ یہ عجیب بات ہے کہ لاکھ پردوں کے باوجود وہ ہر جگہ پہچانا جاتا ہے۔ ہر جگہ اس کے وجود کی نشانیاں ہیں۔ پھر بھی کوئی اس کا نشان بتا نہیں سکتا۔ جلوت و خلوت میں وہ موجود ہے یعنی اس کی قدرت کہیں ظاہر ہے تو کہیں چھپی ہوئی ہے۔ ساری کائنات اُسی کی کاریگری ہے۔ ساری نشانیاں اسی کی قدرت کو ظاہر کرتی ہیں۔ ہر جگہ وہ ہی وہ ہے۔ اسے شاعر نے یوں کہا ہے کہ وہی مہمان ہے اور وہی میزبان ہے۔ باغِ جہاں میں رنگ رنگ کے پھول ہیں۔ ان کو رنگ اور خوشبو اللہ کی قدرت ہی سے ملے ہیں۔ وہ نہ مکاں میں ہے اور نہ لامکاں میں ہے پھر بھی وہ سب جگہ اپنا جلوہ دِکھا رہا ہے۔

معانی و اشارات

خلوت	تنہائی	عیاں	اعلانیہ، ظاہر
جلوت	انجمن، سب کے سامنے	جلوہ فرما ہونا	کسی خاص انداز سے سامنے آنا
پنہاں	چھپا ہوا، پوشیدہ		

مشقی سرگرمیاں

➤ جان پہچان کی مدد سے شاعر کے شبکی خاکے مکمل کیجیے۔

ا۔ امیرؔ مینائی

اصل نام	تاریخِ پیدائش	مقامِ پیدائش	مقامِ وفات

۲۔ امیرؔ مینائی

دیوان	نعتیہ مثنویاں

➤ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

ا۔ حمد میں 'تو' سے کون مراد ہے؟

۲۔ کہیں پنہاں کہیں عیاں سے کیا مراد ہے؟

۳۔ اللہ کی نشانیاں کہاں کہاں دِکھائی دیتی ہیں؟

۴۔ 'یہاں، وہاں' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

➤ مختصر جواب لکھیے۔

ا۔ حمد کی روشنی میں اللہ کی صفات بیان کیجیے۔

وسعت میرے بیان کی

➤ درج ذیل شعر کا مطلب بیان کیجیے۔

لاکھ پردوں میں تو ہے بے پردہ
سو نشانوں میں بے نشاں تو ہے

تلاش و جستجو

➤ حمد سے متضاد الفاظ کی جوڑیاں تلاش کر کے لکھیے۔

➤ حمد سے صنعتِ مراعاۃ النظیر کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔

➤ حمد سے قافیوں کی فہرست تیار کیجیے۔

➤ 'جس کو کہتے ہیں راز داں تو ہے' اس مصرعے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی جو صفت ظاہر ہو رہی ہے، اسے بیان کیجیے۔

سرگرمی/منصوبہ

ا۔ اسکول کی لائبریری سے چند مشہور لغات تلاش کر کے ان کے نام لکھیے۔

۲۔ مشہور شعرا کے حمدیہ کلام کا مطالعہ کیجیے۔

آئیے، زبان سیکھیں

مراعاۃ النظیر

یہ شعر پڑھیے۔

پتّا پتّا ، بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے، گل ہی نہ جانے، باغ تو سارا جانے ہے

یہاں پہلے مصرعے میں 'پتا / بوٹا' اور دوسرے مصرعے میں 'گل / باغ' کے الفاظ آئے ہیں جن میں مناسبت پائی جاتی ہے۔ پتّا بوٹے سے اور گل باغ سے مناسبت رکھتا ہے۔

جب شعر میں ایسے مناسبت رکھنے والے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں تو ایسے استعمال کو **مراعاۃ النظیر** کہتے ہیں۔

تضاد

حمد کا یہ شعر پڑھیے۔

نہیں تیرے سوا یہاں کوئی
میزباں تو ہے ، میہماں تو ہے

اس شعر میں الفاظ 'میزباں / میہماں' ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ شعر میں ایسے الفاظ کا لانا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں، **تضاد** کہلاتا ہے۔

اضافی معلومات

امیر اللغات

امیؔر احمد مینائی نے رام پور میں اپنے قیام کے دوران اُردو کی ایک جامع اور جدید لغت تیار کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اس کے لیے باقاعدہ ایک دفتر قائم کرکے حوالے کی کتابیں، شعرا کے دیوان اور لغات جمع کیے گئے۔ لغت کا نام 'امیر اللغات' رکھا گیا اور ۱۸۸۹ء سے اس پر تیزی سے کام شروع کیا گیا۔ لغت کا کام پھیلتا گیا۔ امیؔر مینائی کو توقع تھی کہ ملک کے رئیس اس کام میں ان کی مالی مدد کریں گے مگر ان کی یہ توقع پوری نہ ہوئی۔ اب ان کی صحت بھی خراب رہنے لگی تھی۔ ۱۸۹۱ء اور ۱۸۹۲ء میں بڑی تختی پر 'امیر اللغات' کی دو جلدیں شائع ہوئیں۔ اس کے بعد یہ سلسلہ رُک گیا۔ مسودے کی شکل میں 'امیر اللغات' کی اٹھائیس جلدیں 'فرہنگِ حامدیہ' کے نام سے رضا لائبریری (رام پور) میں محفوظ ہیں۔

NPIMB8